

## 151643- دس برس سے بچے پیدا نہیں کرنے کے لیے کوئی حیلا کرنا جائز ہے؟

### سوال

ہماری شادی کو دس برس ہو چکے ہیں، میرا خاوند اولاد نہیں پیدا کرنا چاہتا، ابتداء میں تو یہ کہتا تھا کہ ہم ذرا حالات بہتر کر لیں تو پھر پیدا کریں گے، اور اب یہ کہتا ہے کہ ہمیں کیا علم کہ یہ اولاد بری ہو چاہے ہم ان کی تربیت بھی اچھی کریں لیکن پھر بھی ہمارے لیے مشکلات پیدا کرنے کا باعث نہیں، اس طرح کی اور کئی غلط قسم کی باتیں کرتا ہے۔

میرا یہ سوال ہے کہ کیا اسے یہ دلیل دے کر مجھے اولاد سے محروم رکھنے کا حق حاصل ہے، حالانکہ میں نے شادی کی ابتداء میں ہی اسے کہا تھا کہ میں ماں بننا چاہتی ہوں، اور ایک گھر یوں عورت بن کر رہنا چاہتی ہوں!!

میرا خیال ہے کہ اسے میری اولاد کی تربیت کا شوق نہیں ہے، لیکن میں یہ پسند کرتی ہوں، وہ میری ملازمت کا شوق رکھتا ہے، لیکن میں یہ پسند نہیں کرتی، یہ علم میں رہے کہ وہ نیک و صالح اور اچھا شخص ہے اور میں اس سے محبت کرتی ہوں، براۓ مردانی آپ اسے کیا نصیحت کرتے ہیں؟

میں اس سے محبت توبت کرتی ہوں لیکن اس کی اس سلسلہ میں سوچ تبدیل نہیں کر سکتی، بلکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں یہ محبت کراہت میں نہ تبدیل ہو جائے کیونکہ اولاد پیدا نہ کرنے میں وہی سبب بن رہا ہے اور اس نے مجھے اولاد سے محروم رکھا ہوا ہے۔

بلکہ اب تو اس کے بارہ میں میری طبیعت میں منفی پلپو پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے، اور جو بھی کہتا ہے میں آسانی سے اسے بچ نہیں مانتی، اس لیے براۓ مردانی کوئی نصیحت فرمائیں، اور یہ بتائیں کہ:

کیا مجھے حق حاصل ہے کہ منصوبہ بندی کے لیے وہ جو طریقہ بھی استعمال کرتا ہے میں اسے کسی بھی حیلہ سے ناکام بنا سکتی ہوں؟

### پسندیدہ جواب

اول:

اولاد پیدا کرنا خاوند اور بیوی دونوں کا مشترک حق ہے اور دونوں میں کوئی بھی اس حق کو اپنے لیے مخصوص نہیں کر سکتا۔

اس لیے اگر بیوی اولاد پیدا کرنا چاہتی ہو تو خاوند اسے ایسا کرنے سے نہیں روک سکتا، اسی طرح فتحاء کرام کا فیصلہ ہے کہ آزاد عورت کا خاوند اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کتے ہیں:

”اب علم کا کہنا ہے کہ:

وہ آزاد عورت کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا، یعنی: خاوند اپنی آزاد بیوی کی اجازت کے بغیر بیوی سے عزل نہ کرے؛ کیونکہ بیوی کو بھی اولاد حاصل کرنے کا حق حاصل ہے، اور پھر بیوی کی اجازت کے بغیر عزل کرنے میں بیوی کو عدم استیصال ہے، کیونکہ بیوی کو لذت اور استیصال ہی خاوند کے عزل کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

اس بنا پر بیوی سے عزل کی اجازت نہ لینے میں اس کے حق استیصال میں نقص پیدا کرنا ہے، اور اسے اولاد حاصل نہ کرنے دینا ہوگا، اس لیے ہم نے شرط لگانی ہے کہ بیوی کی اجازت سے ہی عزل کیا جائے ”انتہی“

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (190/3)۔

اس لیے آپ کے خاوند کو یہ جاننا چاہیے کہ یہ خاوند اور بیوی دونوں کا حق ہے، اور اس کے لیے آپ کی رضامندی کے بغیر کوئی بھی ایسی چیز استعمال کرنی جائز نہیں جو حمل کے لیے مانع ہو۔

دوم:

اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنے یا پھر اولاد خراب ہونے کے خدشہ سے حمل میں تاخیر کرنا ایک ایسا امر ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ سوء ظن پایا جاتا ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ میں تو کثرت اولاد کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

اور پھر مومن شخص کو اپنے اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے کہ اللہ اس کی اولاد کی اصلاح فرمائیگا اور اسے بدایت سے نوازے گا، اور اگر لوگ اس خدشہ پر اعتماد کرنے لگیں تو پھر اولاد کم ہو اور شریعت اسلامیہ نے جو کثرت اولاد کی ترغیب دلائی ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔

عقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگا:

محجہ ایک حب و نسب والی خوبصورت عورت کا رشتہ ملا ہے لیکن وہ بانجھ ہے اولاد پیدا نہیں کر سکتی کیا میں اس سے شادی کرلوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص دوبارہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اسے منع کر دیا، اور پھر وہ تیسرا بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے امتوں پر فخر کروں گا“

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ ابیانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مزید آپ سوال نمبر (7205) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم:

مانع حمل دوائی استعمال کرنے میں بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں بیوی کا حق ضائع ہوتا ہے، بلکہ وہ اس کے لیے کوئی ایسا حیلہ کر سکتی ہے جس کی بنا پر وہ نکاح کے شرعی مقصد کو پاس کے یعنی اولاد پیدا کر سکے۔

اور یوی کے لیے اس طرح کے وسائل سے صریح انکار کرنے کا بھی حق ہے، اور اگر خاوند اپنے موقف پر قائم رہے اور اصرار کرے تو اپنے آپ سے ضرر دور کرنے کے لیے یوی طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

آپ کے خاوند کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ اولاد پیدا کر کے امت میں اضافہ کرے، اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اولاد اللہ سجانہ و تعالیٰ کی نعمت ہے، اور اس کی قدر و بھی جانتا ہے جو اس نعمت سے محروم رکھنا اس کی حق تلفی کرنا اور اس پر ظلم و زیادتی کیلاتا ہے۔

ہم آپ کے سامنے اس مسئلہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی ایک بہت ہی قیمتی نصیحت پیش کرتے ہیں :

شیخ سے رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک نوجوان شادی شدہ ہے اور اس کے تین بچے بھی ہیں مختصر یہ کہ وہ نوجوان کتنا ہے :

میں اور یوی دونوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اولاد پیدا نہ کی جائے تاکہ ہم اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کر سکیں، برائے مہربانی بتائیں کہ آپ کی نظر میں کیا حل ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

یہ حل صحیح نہیں، یعنی اولاد پیدا کرنے سے رک جانا صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی کے خلاف ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے :

”ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو، میں تمہارے زیادہ ہونے پر روز قیامت فخر کرو نگا“

اور اس لیے بھی کہ انسان کو علم نہیں ہے، ہو سکتا ہے جو بچے اس کے پاس ہیں وہ فوت ہو جائیں اور وہ بغیر اولاد رہ جائے، اور یہ علت بیان کرنا کہ یہ ایسا کیا جا رہا ہے تاکہ ان کی تربیت پر کنٹرول کیا جاسکے، اور ان کے اخراجات کی ادائیگی صحیح طرح کر سکے، یہ فی الواقع ایک کمزور اور بودی سے تعلیل ہے۔

کیونکہ اصلاح تو اللہ سجانہ و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور بلاشک تربیت تو صرف ایک سبب ہے، کتنا ہی ایسے انسان ہیں جن کا صرف ایک ہی بچہ ہے لیکن وہ اس کی تربیت کرنے سے ہی عاجز ہے۔

لیکن کئی لوگ ایسے بھی ہیں جن کے دس بچے ہیں اور اس نے اپنے بچوں کی تربیت بھی کی اور اللہ سجانہ و تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں بچوں کی اصلاح فرمادی، جو شخص یہ کہتا ہے کہ اگر بچے زیادہ ہو گئے تو وہ ان پر کنٹرول نہیں کر سکے گا وہ اللہ عزوجل کے ساتھ سوے ظن کر رہا ہے، اور ہو سکتا ہے اسے اس سوے ظن کی سزا بھی بھکتی پڑے۔

بلکہ یقین رکھنے والا مومن شخص تو شرعی اسباب اختیار کرتے ہوئے اللہ سجانہ و تعالیٰ سے معاونت و توفیق طلب کرتا ہے، اور جب اللہ سجانہ و تعالیٰ اپنے بندے کا صدق و سچائی اور صدق نیت دیکھتا ہے تو اس کے معاملات کی اصلاح فرمادیتا ہے۔

اس لیے میں سوال کرنے والے بھائی سے گزارش کرتا ہوں کہ تم ایسا ملت کرو، اولاد پیدا کرنا بند ملت کرو، بلکہ حسب استطاعت جتنی زیادہ اولاد پیدا کر کرو، کیونکہ ان کا رزق اور ان کی اصلاح اللہ کے ذمہ ہے۔

آپ انکی جتنی زیادہ تربیت کر گئے آپ کو اجر بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا، اس لیے اگر آپ کے تین بچے میں اور آپ کی ان کی اچھی تربیت کرتے ہیں تو پھر آپ کو صرف تین بچوں کی تربیت کرنے کا اجر ثواب حاصل ہوگا۔

لیکن اگر آپ کے دس بچے ہوں تو آپ کو دس بچوں کی تربیت کرنے کا اجر و ثواب حاصل ہوگا، اور پھر آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ان دس میں سے علماء اور مجاہدین بننا دے جو امت مسلمہ کو فائدہ دیں، اور آپ کے لیے یہ نیکی و احسان کا باعث بنے گی۔

اس لیے آپ اولاد زیادہ پیدا کریں، اولاد زیادہ پیدا کریں اللہ سجانہ و تعالیٰ آپ کے مال و دولت اور روزی میں بھی اضافہ فرمائے گا ”انتہی

ما خواز:

فتاویٰ نور علی الدرب

اللہ سجانہ و تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور ہمیں پسند کرتا ہے۔

واللہ اعلم۔